جھوٹ کی تباہ کاریاں

11-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَامِنۡ عَبۡدَیۡنِ مُتَحَابَّیۡنِ فِی اللّٰہِ یَسۡتَقۡبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں فَیُصَافِحُہ اور مصافحہ کریں وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک بھیجیں اِلَّا لَمۡ یَفۡتَرِقَا حَتّٰی تُغۡفَرَ ذُنُوۡبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنۡھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ‖ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ‖ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ‖ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچ اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک ہے، سچ بولنے والا اس کی برکت سے ہمیشہ کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس جھوٹ بولنے والا، جھوٹ بول کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ سچ بولنے والے کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ جھوٹے آدمی کی اگر کوئی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتا ہے۔ سچ انسان کی بُلند ہمتی، اعلیٰ سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتا ہے جبکہ جھوٹ انسان کو اللہ پاک سے دُور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ آج کے بیان میں

ہم جھوٹ کی تباہ کاریوں اور سچ کے فضائل وبرکات کے بارے میں سنیں گے، آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخْص سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ پر اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نَوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ سے مَحبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو چھوڑ دوں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان لانے کو تیّار ہوں۔ نبیِّ رحمت، مالکِ کَوثر و جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہوگیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعَلِّق پُوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دیا تو وعدہ خلافی ہوگی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر حَد قائم کردیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو چھوڑ دیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خَیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی چھوڑ دیا، اسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کیا کہ جب میں جُھوٹ بولنے سے بچا تو مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند ہوگئے، (اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہوگیا۔) (تفسیرِ کبیر، ۶/۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جب ایک شخص نے جُھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا پکا اِرادہ کر لیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آ گیا۔ معلوم ہوا! جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری عادت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذمّت ہے۔ جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے خلاف کوئی بات کی جائے۔(حدیقۃ ندیہ ،ج۲،ص۴۰۰)یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتِماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ شرکت نہیں کی)، کیا آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ حقیقت کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذمّت بَیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعنت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ

چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج کی آیت نمبر 30 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

(پارہ:۱۷،حج:۳۰)

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 105 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

(پارہ:۱۴،النحل:۱۰۵)

بیان کردہ آیتِ مقدَّسہ کے تحت صَدْرُالاَفاضِل حضرت علّامہ مَوْلانا مُفْتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفْتِرا کرنا(یعنی کسی پر جھوٹا الزام لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے۔(خزائن العرفان، پارہ:۱۴، النحل، تحت الآیہ:۱۰۵) اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْن، حضرت علّامہ امام فَخْرُالدِّین محمد بن عُمر رازی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر مضبوط دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ کریم کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسلِم ہو اور اللہ پاک کا جھوٹ کی مَذمّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔(التفسیر الکبیر:۷/ ۲۷۲، الجزء ۱ العشرون، ملتقطاً)

ایمان کمزور کردینے والا مَرض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے اندرونی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر محْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہوجائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا اللہ پاک کے ہاں بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور جہنَّم میں داخِل ہوجاتا ہے۔ آیئے! جھوٹ کی تباہ کاریوں پر مشتمل تین (3) احادیثِ مبارکہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

جھوٹ کی تباہ کاریوں پر مشتمل 3 احادیثِ مبارکہ

1. ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق و فُجُور (گناہ) ہے اور فِسق و فُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔(مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث:۲۶۰۷، ص:۱۴۰۵، ملتقطاً)

2. ارشاد فرمایا: بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک صِدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۴/۱۲۵، رقم:۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنَّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم:۶۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جُھوٹ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ انسان مسلسل جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے اللہ پاک کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجرِموں کے رَجِسٹر میں دَرْج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون برباد ہو جائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو ربِّ کریم کے نزدیک اگر کسی کو جُھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسَلْسَل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے کَذَّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے، ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے، اس پر جانے سے جان و مال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا،

مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن ہم اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے بالکل غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند روپوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے لطیفوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت و شُہرت کی مَحبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہرگز ہرگز برداشت نہ ہوسکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹے شَخْص کو ملنے والے عَذابات

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو (2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنْبُور (لوہے کی کیلیں نکالنے والا آلہ) تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب و قبح ماتی به اھله، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص: ۱۴)

مشہور بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو عبدُ الرَّحْمٰن حاتِم اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ "حسد کرنے والا" جہنَّم میں سُوَر کی شَکْل

میں بدل جائے گا اور "غیبت کرنے والا" جہنّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۴، از جھوٹا چور: ۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں اپنے مسلمان بھائی کی نعمت کو دیکھ کر حَسَد کا شکار ہونے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرْسِ عِبرت ہے، وہیں جُھوٹ بولنے والوں کیلئے بھی سبق مَوْجود ہے۔ اگرچہ جُھوٹ بول کر اِس فنا ہو جانے والی دُنیا میں کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے افسوس سے ہاتھ مَلنے کے اِس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو گا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں دانت کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ اور اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخْص اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس دنیا میں ہی عذابِ الٰہی میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا: ایسی بات ہے تو قَسَم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکنِ یمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

دادا جان حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کرکے جس کا تھا، اُس شخص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔

(اَخْبار مَکّۃ لِلاَزْرَقی، ص ۲/۲۶ مُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی چوری کرنے، جُھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جُھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہوجاتا ہے، اسی طرح عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے "اَنمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے، دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار

کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کرکے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کا اِنتظار کیے بغیر، پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع اور مدنی مذاکرے میں خود بھی شرکت کریں اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اس کے علاوہ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی خوب خوب حصہ لینے کی عادت بنائیں۔ اگر ان مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ کریم اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہوگی، صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہوجائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہوگا اور فِکرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی گزارنے کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتِماع" بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد ہیں، مثلاً ☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے مسلمانوں سے ملاقات وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔ ☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے علمِ دِین سے مالامال قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مددگار ہوتا ہے۔ ☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی

ہے۔☆ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کی سیرتِ مبارکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے، چُنانچِہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکزُالاَولیاء (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے، ان کے اسکول کے زمانے میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے، ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعوت پر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بَہُت اچّھا لگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُرُوع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی بر کت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کر دی۔ عِمامہ شریف بھی سَجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالَفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کَشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا اچھا سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آہِستَہ آہِستَہ ان کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدیادِ حُبّ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پَیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک "**مجلسِ اِزْدِیادِ حُبّ**" بھی ہے۔☆ "مَدَنی

انعام نمبر 55 "کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال کرکے "**مسجد بھرو تحریک**" میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم "**مجلس اِزدِیادِ حُبّ**" کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سچ بولنے سے نہ صِرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جُھوٹ جیسے گُناہ میں مُبتلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھڑائیے! کیسی ہی مُشکِل ہو، بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے، ہرگز ہرگز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضبُوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! سچ بولنے کی برکت پر مشتمل ایک اور ایمان افروز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

سچ بولنے سے جان بچ گئی

مَنْقُول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قیدیوں کو قَتْل کروارہا تھا، ایک قیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بھلا

کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا بچاؤ کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ پاک کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گَواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا بچاؤ نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ''رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔'' حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲/۲۸، از جھوٹا چور، ص:۱۹ ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ ''سانچ کو آنچ نہیں'' یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَراسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک خطرناک مَرَض کی صُورت اِخْتیار کر گیا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَریب، وَزیر ہو یا اُس کا مشیر، افسر ہو یا کوئی چَوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کا کم وبیش ہر فرد اِس مَرَض کا مریض نَظَر آتا ہے۔ بد قسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لِیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں، مثلاً اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا، کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے (جبکہ حقیقت میں ایسا اِرادہ نہیں ہوتا)۔ اسی طرح بات نہ ماننے پر

انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخت گنہگار ہو رہا ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَربِیَت پر بھی گہرا اَثَر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَروَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے تو بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے مَکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: اسے کھجور دوں گی۔ اِرشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جُھوٹ لِکھا جاتا۔ (ابوداؤد: ۴/۳۸۷، حدیث ۴۹۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے **"جھوٹا چور"** کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغِیب دلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ جُھوٹ

بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے القابات لگانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصْطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگری (Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکہ، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب، اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظَر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔ عُموماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسْپِنْسَر (Dispenser)، یا کسی کلینک (Clinic) میں بطور ہیلپر (Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر (Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے "ڈاکٹر" کا لَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ "ڈاکٹر" کا لَفْظ ایک خاص ڈِگری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کر سکتا ہے کہ جو اس کا اَہْل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوَہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناً جُرْم اور شَرْعاً جُھوٹ کہلائے گا۔ اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسخے پتہ چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکہ ہے۔ اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدْر گرم ہے کہ بعض علم سے خالی لوگ بھی عُلَما کی صَفْ میں گُھسنے سے دَرِیغ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں لفظِ "مولانا" دِین کا علم رکھنے والوں کیلئے بولا جاتا ہے، لیکن دیکھا گیا ہے کہ جاہِل لوگ بھی صرف اسی لفظ کو نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر "**عَلَّامَه وفَهَّامَه**" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لیے

اِستِعمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُبِّ جاہ کی تعریف و آفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطِنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔(نیکی کی دعوت، ص۸۷) اور یہ خواہش ہر فساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے کہ "دو(2) بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مچاتے جتنی تَباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دَولت اور عزّت و شُہرت کی مَحبّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔"(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۱۶۶/۴، حدیث ۲۳۸۳) بیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا! حُبِّ جاہ (یعنی مال و دَولت اور عزّت و شُہرت کی مَحبّت) میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرت سَیِّدُنا ابُو نَصر بِشر حافی مَرْوَزِی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تَباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ۔۔۔الخ، ۳۴۰/۳)

غیر سَیِّد کا سادات بننا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! اپنی شُہرت و عزّت کی خَواہش کرنا کیسا خَطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعْض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا

سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّصغیر پاک و ہند میں "سَیِّد" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنور، شافعِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جاملتا ہو۔ ہمارے ہاں عزت و شہرت اور مقام و منصب کو پانے کیلئے بَعض غیرِ سَیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقیقت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حَقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جَنَّت سے مَحروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چُنانچِہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جَنَّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جَنَّت کی خُوشبُو پانچ سو (500) بَرَس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترھیب أن ینتسب...الخ، ۵۲/۳، الحدیث: ۵)

دو جہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جَنَّت حَرام ہے۔ (بُخارِی، ۳۲۶/۴، حدیث: ۶۷۶۶)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کیلئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کیلئے دُعا کرنے تک سے مَحرُوم رہتا

ہے۔یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقِیقی باپ کے مُتعَلّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول چال میں کسی کو ابّاجان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ہاں! اگر ایسے "ابّاجان" کو بھی کسی نے سَگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار وعذابِ نار کا حَق دار ہے۔

شَیْخُ الحدیث، حضرت مَولانا عَبْدُالْمُصْطَفٰے اَعْظَمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عُثمانی و سَیِّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دَلْدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ربِّ کریم ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم (سیدھے راستے) پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔(آمین) (جہنم کے خطرات، ص ۱۸۲ ملخصًا) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنسُوب کر کے پھیلانا تو بُرا ہی نہیں سمجھا

جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ(عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دیناسب میں خَطرناک ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت و آبرو کو نُقصان پہنچتاہے اور اس سے مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقع ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جُھوٹی گواہی، اللہ پاک کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔(سنن الترمذی، ابواب الشہادات، باب ماجاء فی شہادۃ الزور، ۴/۱۳۳) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری عادت ہے، افسوس! ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھا کر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل اور نادان سمجھا جاتا ہے جبکہ سچ کو تَرقّی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ تَصَوُّر کیا جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات بُرے مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسَم اُٹھانے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کے مُتَعلّق دو(2) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ شرک کرنا، والِدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قَتْل کرنا اور جُھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔(بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۴/۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵)
2. ارشاد فرمایا: جو اپنی قَسَم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چِھینے، تو اللہ پاک اُس پر جہنَّم کو واجِب اور جَنَّت کو حَرام کردے گا۔ صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر وہ معمولی چیز ہو تو؟ فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔(مسلم، کتاب الایمان، حدیث: ۱۳۷، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی

قسمیں کھا کے دوسروں کا مال دبانے والے کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعید سنائی ہے۔بَیان کردہ صُورتوں کے عِلاوہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے ۔ جیسے جھوٹی تعرِیفیں کرنا، جھوٹے خواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا اور یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا وغیرہ، اَلغَرَض!بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور(ہمیشہ رہنے والے زخم)کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں پھیلتا جارہا ہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہِری و باطِنی بیماریوں سے بچنے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے،زَبان کو غیرُ ضروری باتوں سے بچانے کیلئے زَبان کی حفاظت کیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں شِرکت کو اپنا معمول بنالیجئے،مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین(3)دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے،اِنْ شَآءَ اللّٰه دُنیاوآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جھوٹ ناجائز و گناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی حاجت وضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی،تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے،اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہوگا تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا بھی جائز بلکہ واجب ہو جاتا ہے،جیسے(1)کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا تکلیف دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں(2)یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننے کیلئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس

کی امانت نہیں۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والاِباحۃ، فصل فی البیع،ج۹، ص۷۰۵)(3)اسی طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمھیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں دشمنی کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔(4)(یوں ہی) بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے(تو بھی جھوٹ نہیں)۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع عشر فی الغناء،ج۵، ص۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے"163 مَدَنی پھول" سے عمامہ باندھنے کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں:(1)عمامے کے ساتھ دو رکعت نماز بغیر عمامے کی 70رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔(فِرْدَوْسُ الْاَخبار، ۲/۲۶۵ حدیث:۳۲۳۳)(2)عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔(کَنْزُ الْعُمّال،۱۵/۱۳۳، رقم:۴۱۱۳۸)☆عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور زیادہ سے زیادہ(آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (ہو)(فتاویٰ رضویہ،۲۲/۱۸۲)(بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے)☆عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔(کَشْفُ الْاِلْتِباس، ص۳۸)☆عمامے میں سُنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش **گنبد نُما** ہو۔

(فتاویٰ رضویہ،۲۲/۱۸۶)

۞اعلان:۞

عمامہ باندھنے کی بقیہ سُنّتیں اورآداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا یہ سُنّتیں اور آداب جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

۞1۞ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

۞2۞ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[4] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک) 11 اکتوبر 2018ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

☆طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔☆عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔☆عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔☆عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مَثَلًا سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔☆عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔(فِرْدَوْس الْاَخْبار، ۲/۴۰۶، حدیث:۳۸۰۵)(فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۱۳)☆رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور☆ چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۹۹)☆عمامے کو جب دوبارہ باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۳۰)☆اگر ضرورتًا اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۱۴)☆ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی متأثر ہوتا ہے اور صحّت کو

نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اِتّباعِ سُنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دعائیں یہ ہیں:

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**، ترجمہ: اے اللہ پاک! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ**، ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (خزینۂ رحمت، ص۸۵،۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَآءَ الله کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ

کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿﴾ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ﴿﴾ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد